Vol.6 No.4 2023

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

اطلاقی لسانیات کے چند پہلو: تعارفی مطالعہ

SOME ASPECTS OF APPLIED LINGUISTICS: AN INTRODUCTORY STUDY

ڈاکٹر عبدالستار ملک

استاد شعبۂ اردو ،علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی،اسلام آباد

ای میل abdul.sattar@aiou.edu.pk

ملخص : ترجمہ ایک مشقت طلب کام ہے اور باقاعدہ فن ہے۔جملہ فنون کی طرح اس میں بھی مہارت کے لیے تربیت اور ریاضت کی ضرورت ہے۔ترجمے کا کام بازار سے اقوام متحدہ تک اور اخبار سے لے کر فلم تک کسی نہ کسی صورت میں ملتا ہے۔ترجمے کی دو بڑی قسمیں ہیں۔ ۔ مشینی ترجمہ ۔ تخلیقی ترجمہ

لغت نویسی اطلاقی لسانیات کا ہی عمل ہے۔ماضی میں الفاظ کو لغت کی ترتیب میں یکجا کرنا ایک دشوار کام تھا، الفاظ کو جمع کر کے ان کے کارڈ بنائے جاتے تھے اور انھیں حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق ترتیب دیا جاتا تھا۔کمپیوٹر کی مدد سے یہ کام اب بہت ہی آسان ہو گیا۔"خود کار حروف تہجی ترتیب" سافٹ ویر کے ذریعہ یہ کام آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔کمپیوٹر اور لسانیات کے ربط سے ایک علیحدہ شعبہ وجود میں آیا،جسے مشینی یاکمپیوٹری لسانیات کہا جاتا ہے۔یہ اطلاقی لسانیات کی معاصر اہم شاخوں میں سے ایک ہے۔اس میں ماہرین لسانیات کمپیوٹر سائنس کے ماہرین کی مدد سے لسانی مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اسلوب کے سائنسی مطالعے کواسلوبیات کہا جاتا ہے۔اسے ادب کا لسانی مطالعہ و تجزیہ اور اسلوبیاتی تنقید بھی کہتے ہیں۔چونکہ اسلوبیات میں ہم ادب کے عملی مسئلوں پر گفتگو کرتے ہیں، اسی وجہ سے اسلوبیات کو اطلاقی لسانیات کی ایک شاخ تسلیم کیا جاتا ہے۔اس ریسرچ پیپر میں اطلاقی لسانیات کے ان پہلوؤں کی وضاحت کی گئی ہے۔

کلیدی الفاظ: ترجمہ نگاری، لغت نویسی، کمپیوٹری لسانیات ،اسلوبیات

ABSTRACT

Translation is a laborious task and a formal art. Like all arts, it requires training and practice for mastery. From the market to the United Nations and from newspaper to film, translation work is found in one form or another.There are two major types of translation.

i. Machine translation ii.Creative translation

Lexicography is the practice of applied linguistics. In the past, combining words into dictionary order was a difficult task, collecting words into cards and arranging them alphabetically. With the help of computer this work has become very sky. This can be easily done with "Auto Alphabetical Sorting" software.

The connection between computers and linguistics gave rise to a separate field called machine or computational linguistics. It is one of the major contemporary branches of applied linguistics. In it, linguists try to solve linguistic problems with the help of computer science experts.

The scientific study of style is called stylistics. It is also called linguistic study and analysis of literature and stylistic criticism. Since in stylistics we discuss the practical problems of literature that is why stylistics is recognized as a branch of applied linguistics.

These aspects of applied linguistics are explained in this research paper.

Key Words: Translation, lexicography, computational linguistics, stylistics

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

ویسے تو لسانیات کا تعلق زندگی کے ہر شعبے سے ہے۔تاہم یہاں ہم ان شعبوں کا خصوصیت سے ذکر کریں گے، جن میں لسانیات کا استعمال سب سے زیادہ ہے۔ان میں زبان کی تدریس، ترجمہ، لغت نویسی، کمپیوٹری لسانیات اور اسلوبیات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ چونکہ زبان کی تدریس اور بالخصوص غیر ملکی زبان کی تدریس بجائے خود اطلاقی لسانیات کا بنیادی شعبہ ہے، جو الگ سے ایک طویل مضمون کا متقاضی ہے۔اس لیے اس سے صرفِ نظر کرتے ہوئے یہاں دیگر پہلوؤں سے متعلق وضاحت کی گئی ہے کہ ان شعبوں میں لسانیات کس طرح معاون ہو سکتی ہے۔

(الف) :ترجمہ نگاری(Translation)

ٹرانسلیشن لاطینی زبان کا لفظ ہے ،جس کا معنٰی ہے پار لے جانا( ) ۔ ایک زبان میں کہی ہوئی بات کو دوسری زبان میں منتقل کرنے کا فن ترجمہ کہلاتا ہے۔عربی میں ترجمہ سے مراد نقلِ کلام ہے۔نقلِ کلام کا تقاضا ہے کہ جس زبان میں نقل ہو ،اس میں قریباً ویسا ہی اثر پیدا ہو جیسا اصل زبان میں ہے۔ترجمے کا مقصد معانی و مفاہیم کو اس طور منتقل کرنا ہے کہ کماحقہ ابلاغ ہو سکے۔یہ بازیافت کا عمل ہے۔کسی بھی غیر زبان میں موجود علم و ادب کی بازیافت کے لیے ترجمہ ایک اہم وسیلہ ہے۔ترجمے کے ذریعے جہاں ہم دیگر اقوام کے علم و ادب اور تہذیب و ثقافت سے روشناس اور مستفید ہوتے ہیں،وہاں ذہنی وسعت و کشادگی بھی پیدا ہوتی ہے۔زبان و ادب کی ترقی میں ترجمہ ایک وسیلہ ہے۔اس کے ذریعے زبانیں ثروت مند ہوتی ہیں۔ترجمہ اطلاقی لسانیات کا دوسرا بڑا میدان ہے۔مشینوں کے ذریعہ ترجمہ اس کی ایک واضح مثال ہے۔ہر زبان کی اپنی تہذیب ہوتی ہے اور اس کے نمائندہ الفاظ ہوتے ہیں، جن کا ترجمہ دوسری زبانوں میں کرنا ناممکن ہے۔ترجمے کا استدلال ((Theory اطلاقی لسانیات کی بنیادوں پر ہی قائم کیا گیا ہے۔ترجمہ کے عمل کو معیاری بنانے کے لیے لسانیات سے مدد لی جاتی ہے، بالخصوص معنیات سے۔ہم مترجم کے لیے اس وقت تک مشین تیار نہیں کر سکتے، جب تک اسے ان دونوں زبانوں کی ساخت کے بارے میں سب کچھ نہ بتا دیا جائے، جن میں اسے ربط پیدا کرنا ہے۔

ترجمہ ایک مشقت طلب کام ہے اور باقاعدہ فن ہے۔جملہ فنون کی طرح اس میں بھی مہارت کے لیے تربیت اور ریاضت کی ضرورت ہے۔ترجمے کا کام بازار سے اقوام متحدہ تک اور اخبار سے لے کر فلم تک کسی نہ کسی صورت میں ملتا ہے۔ترجمے کی دو بڑی قسمیں ہیں۔ ۔ مشینی ترجمہ ۔ تخلیقی ترجمہ

مشینی ترجمے کا مقصد ترجمے کے عمل کو کمپیوٹر کی مدد سے آسان بنانا ہے۔مشینی ترجمہ بھی آسان کام نہیں۔مشین سے کیے گئے ترجمے میں اصلاح وترمیم کی ضرورت ہوتی ہے۔اس لیے یہ طے ہے کہ کمپیوٹر میں لسانیاتی پروگرام ڈالنے کے بعد بھی مترجمین اور ترجمے کے مدیروں کی ضرورت ہو گی۔اس امید پر کئی ممالک میں مشینی ترجمے پر تحقیق جاری ہے کہ کہ پوری طرح خود کار نہ سہی، مشینی ترجمہ کسی قدر آسان ضرور ہو جائے گا۔تاہم اس ترجمے کا دائرہ ایسی زبان تک محدود ہو گا جسے تہہ در تہہ معنویت کے ساتھ استعمال نہ کیا گیا ہو یعنی مشین سے تخلیقی ترجمہ کرنا ناممکن ہے۔

ترجمے کے تین اہم میدان ہیں۔ ۔علمی ترجمہ ۔ادبی ترجمہ ۔صحافتی ترجمہ

مذکورہ بالا تینوں اقسام پر ترجمے کی تینوں تکنیکوں ( ) لفظی ترجمہ ( ) بامحاورہ ترجمہ ( ) آزاد ترجمہ کا اطلاق ہوتا ہے۔تکنیک کے استعمال کا دارومدار فن پارے اور مواد کی نوعیت پر ہے۔مثلاً اگر مواد علمی نوعیت کا ہے تو لفظی ترجمے کی تکنیک غالب ہو گی۔اس میں ضروری ہے کہ کسی لفظ یا اصطلاح کا جو ترجمہ ایک مقام پر کیا جائے وہی ہر جگہ استعمال میں لایا جائے تاکہ یکسانیت برقرار رہے۔اصطلاحیں وضع کرتے وقت اس امر کا خیال رکھا جائے کہ اصطلاحیں مسلمہ اصولوں کے مطابق ہوں۔اگر ادبی فن پارے کا ترجمہ کرنا مقصود ہے تو بامحاورہ ترجمے کا طریقہ غالب ہو گا۔ ادبی ترجمہ نسبتاً مشکل کام ہے۔اس کے لیے ضروری ہے کہ زبان کا تخلیقی اور بامحاورہ استعمال کیا جائے تاکہ ترجمے پر طبع زاد کا گمان گزرے۔بالخصوص شاعری کا ترجمہ ناممکن ہے۔شاعری کا شاعری میں ترجمہ تو کسی حد تک قابل قبول ہے لیکن نثر میں ممکن نہیں۔اس لیے کہ

Vol.6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

شاعری علامتوں کی زبان ہے۔شاعری کے آلات(مثلاً تشبیہ،استعارہ، کنا یہ وغیرہ)کے خاص معانی ہوتے ہیں اور پھر جس طرح یہ آلات استعمال ہوتے ہیں،ان کی خاص معنویت ہوتی ہے۔اگر مواد صحافتی نوعیت کا ہے تو آزاد ترجے کی تکنیک غالب ہو گی کیونکہ اخباری ترجے میں سب سے ضروری نکتہ یہ ہے کہ عبارت سلیس اور مطلب واضح ہو تاکہ قارئین کو کوئی الجھن نہ ہو۔

مترجم کے فرائض:

ترجمہ ہر کس وناکس کا کام نہیں۔یہ ایک تخصیصی کام ہے۔تر جے کے لیے لازم ہے کہ مترجم ہر دو زبانوں پر عبور اور قدرت رکھتا ہو،جن میں لفظ و معنی اور مفاہیم کی سطح پر تبادلہ کیا گیا ہو۔دونوں زبانوں کی لغات اور قواعد سے آگاہ ہو۔مترجم وسیع المطالعہ ہو۔دونوں زبانوں کے مزاج اور تہذیبی پسے بخوبی واقف ہو۔اس کے ساتھ متعلقہ موضوع اور فن پارے سے جذباتی وابستگی اور ذہنی ربط بھی ضروری ہے۔متن کے مضمون اور مبادیات سے بھی آگاہی لازم ہے۔اصل متن کو خوب اچھی طرح سمجھ کر اس کے مفہوم کو اپنی زبان میں ایسے رواں اور سلیس پیرائے میں منتقل کرے کہ قاری کو کسی قسم کی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔اس ریاضت میں جب خونِ جگر کی آمیزش ہو تو ترجمہ تخلیق کے ہم منصب ٹھہرتا ہے۔

ترجے کا فن اس لحاظ سے خاصا پیچیدہ ہے کہ اس میں دوہری تہری صلاحیت درکار ہے۔ترجمہ نگار کو جہاں متن کی زبان اور اپنی زبان پر عبور ہو وہاں موضوع اور صنف ادب سے طبعی مناسبت ہو۔ترجمہ نگاری کے لیے کتابوں میں بہت سے رہنما اصول اور اشارے ملتے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ترجمہ نگاری ایک ایسا فن ہے جس کے مسائل اور مطالبات سے عہدہ برآ ہونے کے لیے مترجم کا مطالعہ، تجزیہ، مشق اور ذوق سلیم ہی رہنما ہو سکتے ہیں۔ترجے کے دوران سب سے مشکل مرحلہ درست اور مناسب ترین الفاظ کی تلاش ہے۔ہر زبان کا الگ مزاج ہوتا ہے۔ہر لفظ کا اپنا نظام عمل ہے۔جس کی مختلف جہتیں اور بعض اوقات متضاد زاویے پیدا ہو جاتے ہیں۔لغوی معنی کے علاوہ ہر لفظ کی تہذیبی، سیاسی، سماجی، علمی اور ادبی شناخت اور پس منظر ہوتا ہے۔یہی حال مترادفات کا ہے۔

ہر لفظ لغوی، اصطلاحی، مرادی اور تخلیقی معانی کے ساتھ ایک مخصوص مزاج بھی رکھتا ہے۔مثلاً عریاں، برہنہ اور ننگا ہم معنی ہیں لیکن ان کے محل استعمال میں فرق ہے۔لفظ "عریاں یا برہنہ" میں اتنی بے لباسی نہیں جتنی "ننگا" میں ہے۔ایک بچے کے لیے تو ننگا کا لفظ استعمال کیا جا سکتا ہے۔لیکن ایک بالغ مرد یا عورت کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔چنانچہ معلوم ہوا کہ اس سلسلے میں صرف زبان دانی کافی نہیں بلکہ زبانوں کے مزاج اور تہذیب شناس ہونا بھی ضروری ہے۔جمالیاتی اور عملی دونوں پہلو پیشِ نظر ہوں گے۔

(ب):لغت نویسی/فرہنگ نویسی (Lexicography/Lexicology)

لغت نویسی کے لیے تدوینِ لغت اورلغتیات کی اصطلاح بھی استعمال ہوتی ہے۔لغت نویسی اطلاقی لسانیات کا ہی عمل ہے۔یہ ا صطلاح مغرب میں ء میں رائج ہوئی ،تاہم اس سے پہلے بھی لغت نویس موجود تھے۔اس میں کسی زبان کی لغت بنانے کے اصول طے کیے جاتے ہیں اور لغات کی تدوین کی جاتی ہے۔یہ لغات یک لسانی(مثلاً:اردو سے اردو) ، ذولسانی (مثلاً:انگریزی سے اردو)اور کئی لسانی(اردو،عربی، فارسی، انگریزی) ہو سکتی ہیں ۔لغت کا بنیادی موضوع کس زبان کا ذخیرہ الفاظ ہوتا ہے اور لغت نگاری کا مقصد کسی زبان کے ذخیرہ الفاظ کو جامعیت کے ساتھ محفوظ کرنا ہے۔ لغت میں الفاظ کی ترتیب حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق ہوتی ہے۔لسانی اعتبار سے لغت کسی زبان کی صوتی، صرفی نحوی اور معنیاتی معلومات کا اہم وسیلہ ہوتی ہے۔کوئی لفظ کس طرح لکھا جائے ؟کس طرح بولا جائے؟اس لفظ کے مروجہ اور قدیم معنی کیا ہیں؟اس کا تعلق کس جز و کلام سے ہے؟ اس کی تصریفی شکلیں کون کون سی ہیں؟ اس کا ماخذ کیا ہے؟اس کے مشتقات کیا کیا ہیں؟ نیز اس کے مترادفات اور متضاد الفاظ کون کون سے ہیں؟ یہ روز مرہ کے طور پرکس طرح مستعمل ہے؟ کس لفظ کو لغت کا حصہ بنایا جائے اور کس کو رَد کردیا جائے؟ ایک معیاری لغت میں ایسے امور کا خیال رکھا جاتا ہے۔المختصرلغت نویسی کے بنیادی لوازمات یہ ہیں۔

1۔ املا

۔ تلفظ

Vol.6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

3۔ الفاظ کے معانی

4۔ الفاظ کی قواعدی حیثیت یعنی لفظ واحد ہے یا جمع، مذکر ہے یا مونث، اسم ، فعل ، صفت وغیرہ۔

5۔ الفاظ کا ماخذ یعنی اصل کے اعتبار سے لفظ کا تعلق کس زبان سے ہے؟ عربی ، فارسی، سنسکرت ،ترکی،انگریزی وغیرہ۔

الفاظ کی نوعیت کے اعتبار سے لغات کی دو بڑی قسمیں ہوتی ہیں۔

(i) ۔عمومی لغات (General Dictionaries) میں الفاظ کے تلفظ ، ماخذ، مشتقاق کے بارے میں معلومات فراہم کی جاتی ہے۔

(ii)۔تحدیدی لغات (Restricted Dictionaries) میں علمی و پیشہ ورانہ اصطلاحات، مترادفات، مرکبات، علاقائی لفظیات کے لیے مخصوص ہوتی ہے۔

موضوع اور استعمال کے لحاظ سے انواع و اقسام کے لغات پائے جاتے ہیں۔مثلاً:

1۔ عمومی لغت : اس میں ایک زبان کے تقریبا تمام الفاظ مشتقاق کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔

2۔ بولی لغت: کسی علاقے سے متعلق لغت مثلاً لغات گجری یا دکنی لغت ۔کسی طبقاتی بولی کی لغت مثلاًپارسی گجراتی کی لغت، کرخنداری کی لغت ،لغات انساوغیرہ۔

3۔ کسی علم، فن یا پیشہ کی لغت مثلا معیار کی لغت کھیلوں کی لغت، ادبی اصلاحوں کی لغت۔

4۔ ایک مصنف کی لفظیات: اس میں ایک ہی مصنف کے استعمال کر وہ الفاظ کی تدوین ہوتی ہے۔مثلاً غالب ،اقبال کے لفظیات کی لغت۔

اس کے علاوہ مترادفات کی لغت، کہاوتوں کی لغت، محاوروں کی لغت اور مختلف طبقوں کی لغات وغیرہ۔

ماضی میں الفاظ کو لغت کی ترتیب میں یکجا کرنا ایک دشوار کام تھا، الفاظ کو جمع کر کے ان کے کارڈ بنائے جاتے تھے اور انھیں حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق ترتیب دیا جاتا تھا۔کمپیوٹر کی مدد سے یہ کام اب بہت ہی آسان ہو گیا۔"خود کار حروف تہجی ترتیب" سافٹ ویر کے ذریعہ یہ کام آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔لغت کی نظر ثانی بھی کمپیوٹر کی مددسے سہل ہو گئی ہے۔کمپیوٹیشل متن کی تعمیر میں مختلف علوم کے متن کو کمپیوٹر میں داخل کر دیا جاتا ہے اور اس متن کے الفاظ کی ترتیب حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق کمپیوٹر سافٹ ویر کے ذریعہ منٹوں میں کی جاسکتی ہے۔

ج۔مشینی یا کمپیوٹری لسانیات (Computational Linguistics)

کمپیوٹر اور لسانیات کے ربط سے ایک علیحدہ شعبہ وجود میں آیا،جسے مشینی یاکمپیوٹری لسانیات کہا جاتا ہے۔یہ اطلاقی لسانیات کی معاصر اہم شاخوں میں سے ایک ہے۔اس میں ماہرین لسانیات کمپیوٹر سائنس کے ماہرین کی مدد سے لسانی مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔یہ شاخ بے شک کمپیوٹر سائنس کے ماہرین کی نگرانی میں کام کرتی ہے ،تاہم مشینی لسانیات کے ماہرین فطری زبانوں جیسے اردو ،انگریزی اور عربی وغیرہ کا ہی مطالعہ کرتے ہیں نہ کہ کمپیوٹر کی زبان جیسے Foton، Java اور Snobol وغیرہ کا۔اس شعبے کو قائم کرنے کے دو مقاصد ہیں:

۔ فنّی مقصد (Technological Aim)یہ ہے کہ کمپیوٹر کو اس قابل کیا جائے کہ وہ قدرتی زبان کا تجزیہ کرنے اور سمجھنے میں مدد گار بن جائے۔

۔ نفسیاتی مقصد (Psychological Aim) یہ ہے کہ اس سے انسان کی نفسیات کو سمجھا جائے کہ وہ زبان کو کس طرح سیکھتا ہے تاکہ ان معلومات کی مدد سے خود کار ترجمہ، مصنوعی زبانوں کی برقی ترسیل اور انسانی زبانوں کی خود کار شناخت ہو سکے۔

اس علم کا اہم ترین موضوع خود کار ترجمہ اورمشینی ترجمہ ہے۔یہ اطلاقی لسانیات کے ثمر آور شعبہ جات میں سے ایک ہے جو گزشتہ کچھ سالوں سے کمپیوٹر کی طاقت کے سامنے آنے سے ماہرین کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ترجمہ بذاتِ خود ایک فن ہے جس کے لیے مترجم کو مختلف زبانوں پر عبور حاصل ہونا ضروری ہے۔اس عمل کی مشکلات اور مسائل کو کسی حد تک کم کرنے کے لیے لسانیات کی اس شاخ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

لسانیات کی اس شاخ کے تحت لسانیاتی معلومات کو کمپیوٹر میں داخل کیا جاتا ہے اور پھر لسانی مطالعہ کے لیے بوقت ضرورت اس الیکٹرونی دماغ کواستعمال کیا جاتا ہے،جیسے آن لائن ڈکشنری سے کسی لفظ کا معنٰی تلاش کرنا۔اس علم کا اہم موضوع خودکار ترجمہ کا نظام ہے۔مشینی لسانیات کے ذریعے دنیا کی تمام زبانوں کی ایک قدر مشترک کی تلاش جاری ہے۔اس کی مکمل اور معیاری تشکیل سے کسی بھی زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ بے حد آسان ہوجائے گا۔

روز مرہ زندگی میں کمپیوٹری لسانیات کے متعدد اطلاقات ہیں۔

گفتار کا ترجمہ،تحریری زبان کو گفتار کی صورت عطا کرنا،معلومات کاحصول، حروف کی بصری پہچان مثلاً بار کوڈریڈر (یہ آلہ آج کل پوائنٹ آف سیل کی شکل میں تقریباً ہر بڑی دکان پر موجود ہے۔قدرتی زبان کا انٹرفیس(مثلاً گوگل اور دیگر سرچ انجن) کا استعمال وغیرہ۔کمپیوٹری لسانیات کی ایک ذیلی شاخ کورپس لسانیات (Corpus Linguistics)ہے۔

انگریزی میں کورپس (Corpus)کا لغوی معنٰی"ڈھانچہ" ہے۔کورپس کے معنی متون کے مجموعے کے ہیں، جسے زبان کے مطالعے کی خاطر تیار کیا گیا ہو۔موادی لسانیات میں کورپس سے مراد تحریری یا تقریری متون کا ایک ایسا مجموعہ ہے، جسے کمپیوٹر پر ذخیرہ کیا جا سکے، جسے کمپیوٹر پڑھ سکے اور لسانیات سے متعلق مطالعے کے لیے استعمال کیا جا سکے۔کورپس خام (raw)حالت میں اور انسلاک کردہ (tagged)حالت میں بھی ملتے ہیں۔کورپس ایک زبان کا بھی بن سکتا ہے اور دو یا دو سے زیادہ زبانوں کا بھی۔کچھ کورپس (Corpora) عمومی ہوتے ہیں، کچھ مخصوص (specialized)، کچھ تحریری متون (texts) سے مل کر بنتے ہیں تو کچھ بیانات (spoken)ہے۔ان سب کا الگ الگ استعمال ہے اور یہ زبان کے مختلف پہلوئوں کا مطالعہ مختلف طریقوں سے کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

کارپس متعدد تجزیاتی ضروریات کو پورا کرنے میں معاون ہوتا ہے۔کمپیوٹری متن کے الفاظ کی ترتیب تعداد کے لحاظ سے یا حروف تہجی کی ترتیب (الف بائی ترتیب) کے مطابق کی جاسکتی ہے۔اس طرح تعدد حروف/ الفاظ اور الفاظ شماری میں آسانی رہتی ہے۔الفاظ کا صرفی ونحوی تجزیہ کے لیے بھی کارپس معاون ہے۔کمپیوٹری متن کے الفاظ خود کار ترکیب صرفی کے ذریعے اجزائے کلام کی وضاحت کرتے ہیں۔

کمپیوٹیشنل متن کے الفاظ خود کار ترکیب صرفی (Autumatic Grammatical Tagging) کے ذریعے اپنے اجزائے کلام (Parts of Speech)کی وضاحت کر سکتے ہیں۔جافری لیچ نے Constituent Livelihoud Automatic Word tagging system (CLAWS)کے ذریعے انگریزی زبان کے مطالعہ کو آسان بنادیا ہے۔کارپس درج ذیل امور میں کارآمد ہو سکتا ہے۔

۲۔ الفاظ شماری

۳۔ الفاظ کا سیاق(Concordance):الفاظ کے سیاق وسباق کے ذریعے کسی متن میں کوئی لفظ کس کس سیاق وسباق میں استعمال ہوا ہے،اس کی مکمل تصویر پیش کی جاسکتی ہے۔

انگریزی زبان کے مطالعے کے لیے Key Word in Context (CWIC)کا استعمال ہورہا ہے۔

۴۔ الفاظ کا جال(Word Net):جارج میلر ’’الفاظ کے جال‘‘ کے بانی ہیں۔الفاظ کے جال میں مختلف الفاظ کے رشتوں کی وضاحت ملتی ہے۔مثلاًمترادفات، متضادوغیرہ۔

کمپیوٹیشنل متن کا استعمال اب زبان کے صوتی، صرفی، نحوی اور معنیاتی مطالعے میں کارآمد ثابت ہو رہا ہے۔اس کے علاوہ تاریخی وسماجی لسانیات،تدریس زبان مشینی ترجمہ،اسلوبیاتی مطالعہ وتدوین لغت میں کمپیوٹیشنل متن کا استعمال ہورہا ہے۔

انیسویں صدی کے نصف آخر میں لغت کے چند ماہرین نے زبان سے مواد اکٹھا کرنا شروع کیا تاکہ ایک زبان میں موجود الفاظ کو درست معانی دیے جاسکیں۔کمپیوٹر کی ایجاد سے پہلے،زبان سے الفاظ کو اکٹھا کرنے کا عمل کارڈز پر کیا جاتا تھا اور پھر ان ٹکڑوں کو مختلف عنوانات میں ڈھال لیا جاتا تھا،لیکن کمپیوٹر کی ایجاد نے ہمیں لسانیاتی تحقیق کے جدید دور میں

Vol.6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

داخل کر دیا۔ ۱۹۶۰ء کی دہائی میں ادارتی کمپیوٹر کی مدد سے پہلا لسانیاتی مواد ''براؤن کورپس'' کے نام سے بنایا گیا، جس میں قریباً دس لاکھ الفاظ کا ذخیرہ تھا۔ دورِ حاضر میں کورپس کروڑوں الفاظ کے ذخیرے پر مشتمل ہے۔ اس کی مدد سے کسی زبان پر تحقیق کے علاوہ غیر مقامی متعلمین کے لیے اس زبان کے اکتساب کا کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔

کارپس کے ذریعے مختلف علوم کے متن کے نمونوں کو مختلف فائلوں میں یکجا کر دیا جاتا ہے۔ بول چال کی زبان بھی کمپیوٹری متن کا حصہ ہوتی ہے۔ اس وقت دنیا میں کیمبرج بین الاقوامی کورپس سب سے بڑا کورپس کا ذخیرہ ہے۔ ''کیمبرج بین الاقوامی کورپس'' (Cambridge International Corpus) کے مطابق لسانیاتی مواد کسی بھی زبان کی تحریری اور زبانی شکل میں استعمال کی مثالوں کے ذخیرے پر مشتمل ہوتا ہے۔ بعض اوقات کروڑوں الفاظ پر مشتمل لسانیاتی مواد (corpus) کو مختلف شعبوں کے لحاظ سے تقسیم کر دیا جاتا ہے جیسے ''مشی گن کورپس آف اکیڈیمک اسپوکن انگلش'' (Michigan Corpus of Academic Spoken English) اور ''سانتا باربرا کورپس آف سپوکن امیریکن انگلش (Santa Barbara Corpus of Spoken American English)۔ اس طرح زبان میں دلچسپی رکھنے والوں کے لیے اپنی پسند کے میدان سے متعلق مواد کا مطالعہ آسان ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر کیمبرج کے لسانیاتی مواد کو بہت سے ذیلی اجزا میں تقسیم کیا گیا ہے؛ جن میں کیمبرج کورپس آف امریکن انگلش، کیمبرج کورپس آف بزنس انگلش، کیمبرج کورپس آف لیگل انگلش، کیمبرج کورپس آف فائی نینشل انگلش، کیمبرج کورپس آف اکیڈمک انگلش وغیرہ شامل ہیں [۲]۔ انگریزی میں (British National Corpus (BNC) ایک کروڑ الفاظ پر مشتمل ہے جس کے 4124 حصے بول چال کی زبان کی نمائندگی کرتے ہیں۔ باقی حصوں میں مختلف علوم کے متون کو یکجا کیا گیا ہے۔ تفصیل کے لیے درج ذیل ویب سائٹ دیکھی جا سکتی ہے [۳]۔

ہندوستان میں کمپیوٹیشنل متن کی تیاری کی ابتدا Technological Development in Indian Language (TDIL) کے ذریعے ہوئی اور مختلف شیڈول زبانوں میں کمپیوٹیشنل متن تیار کیا گیا۔ اردو میں تیس لاکھ الفاظ پر مشتمل کمپیوٹری مواد تیار کیا جا چکا ہے۔ اردو کمپیوٹری متن کے مطالعہ کے لیے سافٹ ویئر بھی تیار ہو رہا ہے۔ جس کے ذریعے متعدد کام مثلاً خود کا ترکیب صرفی اور الفاظ شماری ممکن ہو سکیں گے۔ پاکستان میں بھی ڈاکٹر سرمد حسین کی زیرِ نگرانی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور میں کمپیوٹیشنل لسانیات پر کام ہو رہا ہے۔

د۔ اسلوبیات (Stylistics):

اسلوب کے سائنسی مطالعے کو اسلوبیات کہا جاتا ہے۔ اسے ادب کا لسانی مطالعہ و تجزیہ اور اسلوبیاتی تنقید بھی کہتے ہیں۔ چونکہ اسلوبیات میں ہم ادب کے عملی مسئلوں پر گفتگو کرتے ہیں، اسی وجہ سے اسلوبیات کو اطلاقی لسانیات کی ایک شاخ تسلیم کیا جاتا ہے۔ زبان کے مخصوص استعمال سے اسلوب کی تشکیل ہوتی ہے۔ "اسلوب سے مراد کسی ادیب یا شاعر کا وہ طریقۂ ادائے مطلب یا خیالات و جذبات کے اظہار و بیان کا وہ ڈھنگ ہے جو اس خاص صنف کی ادبی روایت میں مصنف کی اپنی انفرادی خصوصیت کے شمول سے وجود آتا ہے۔" [۴]

زبان اور ادب لازم و ملزوم ہیں۔ ادب کا وجود زبان ہی سے وابستہ ہے اور زبان ہی ادب کا ذریعہ اظہار ہے۔ ہر شعری اور ادبی تخلیق زبان کے ہی سانچے میں ڈھل کر برآمد ہوتی ہے اور زبان ہی کے وسیلے سے سامع یا قاری تک پہنچتی ہے۔ اسلوب کا معنی انداز یا طریق ہے۔ انگریزی میں اسے (Style) کہتے ہیں۔ روز مرہ زندگی میں ہر فرد کا اسلوب زیست منفرد اور جدا گانہ ہے۔ چاہے وہ رہن سہن کا معاملہ ہو یا طرزِ تکلم کا؛ کوئی دوا فرد کا اسلوب یکساں نہیں ہے۔ زبان کے ہی مخصوص استعمال سے کسی ادیب یا شاعر کے اسلوب کی تشکیل عمل میں آتی ہے۔

زندگی کے ہر میدان میں زبان کا استعمال ضرورت، حالات، موضوع اور اس کی نوعیت کے اعتبا سے مختلف ہوتا ہے۔ مثلاً روز مرہ کی بول چال کی زبان، کھیل کو دیا جلسے جلوس کی زبان، تعلیمی زبان دفتری زبان، اشتہارات کی زبان، ریڈیو، ٹیلی ویژن فلم اور اخبارات و رسائل، مذہب کی زبان، سیاست و فلسفے کی زبان وغیرہ۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ کہ ادب میں زبان کا مخصوص استعمال ہوتا ہے اور اسی کا مطالعہ اسلوبیات کا موضوع ہے۔ کسی فن کار کے اسلوب کی خصوصیات کا تعین زبان کے استعمال سے ہوتا ہے۔ یہ دیکھنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ فن کار کی لفظیات کیا ہیں؟ جملوں کی تراکیب کیسی ہیں؟ وغیرہ۔

ایک شاعر اور ادیب زبان میں نیا پن اور انفرادیت پیدا کرنے کے لیے مختلف اسلوبی آلات (Stylistic Devices) استعمال کر تا ہے۔ ایک مصنف کی خصوصیت اور انفرادیت ان اسلوبی آلات کے استعمال میں مضمر ہے۔ یہ اسلوبی آلات کسی ادب پارے کو خوب صو رت اور پر کشش

Vol.6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

بنانے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں تا کہ قاری جمالیاتی تجربے سے گزرے۔ادبی زبان روز مرہ کی زبان سے کافی مختلف ہوتی ہے۔عام بول چال کی زبان سیدھی سادی اور غیر مبہم مروجہ اصولوں کی پابند اوراپنی فطرت کے اعتبار سے ابلاغی ہوتی ہے,جبکہ ادبی زبان مرصع اور آرائشی ہوتی ہے۔ ادبی زبان مبہم ،مروجہ اصولوں سے منحرف ،صنائع بدائع ،تشبیہ، استعارہ، اشارہ، کنایہ اور علامت سے مزین اوراپنی فطرت کے اعتبار سے اظہاری ور جمالیاتی ہوتی ہے۔زبان کے مخصوص استعما ل اور ان اسلوبی آ لات یعنی لفظوں کے انتخاب ،درو بست، جملوں کی ساخت وغیرہ ہی سے کسی ادیب کے اسلوب کی تشکیل ہوتی ہے۔

اسلوبیات کا بنیادی تصور اسلوب (Style)ہے، اور اسلوب کاتعلق ادب سے ہے۔زبان اور اسلوب کے اس رشتے کا سائنسی مطالعہ اسلوبیات کے دائرہ میں آتا ہے۔کسی متن کی تنقید میں جب لسانیات کے اصولوں کا اطلاق کیا جاتا ہے،تو وہ تنقید اسلوبیات کہلاتی ہے۔اسلوبیاتی نقادادبی متن کے صوتیاتی، مارفیمی،نحوی اورمعنیاتی پہلوؤں کا تجزیہ کرکے مختلف اصنافِ ادب کے لیے استعمال ہونے والی زبان کی خصوصیات کو سامنے لایا جاسکتا ہے۔اسلوبیاتی نقاد کا کام ادبی نقاد سے اس طرح مختلف ہے کہ اس کی تنقید کا اصل زور ادبی خصائص کی بجائے زبان کے مطالعہ پر ہوتا ہے۔یہاں یہ بات واضح ہونی چاہیے کہ اسلوبیات کا موضوع ادب نہیں اور نہ خالص زبان ہے بلکہ اسلوبیات کا موضوع ادب میں مستعمل زبان ہے،جسے ادبی زبان کہا جاتا ہے۔اس لیے اسے ادب کا لسانی مطالعہ بھی کہتے ہیں۔اسلوبیات اسلوب کا لسانی اور ادبی تجزیہ ہے۔،جو خالصتاً توضیحی اور معروضی انداز میں کیا جاتا ہے۔تنقید میں اسلوبیات کی اصطلاح کے استعمال کی تاریخ زیادہ پرانی نہیں۔بیسویں صدی کی چھٹی دہائی سے اسلوبیات کو رواج ہوا۔اس کی رو سے کسی ادبی فن پارے کاتجزیہ روایتی تنقید کے موضوعی اور تاثراتی انداز کے بجائے معروضی،لسانی اور سائنسی بنیادوں پر کیا جاتا ہے۔

اسلوبیات ادب کے لسانیاتی مطالعے کا نام ہے جس میں ادبی فن پارے کا مطالعہ و تجزیہ لسانیات کی روشنی میں اس کی مختلف سطحوں پر کیا جاتا ہے اور ہر سطح پر اس کے اسلوب کے خصائص کا کھوج لگایا جاتا ہے۔چونکہ اس مطالعے کی بنیا د لسانیات پر قائم ہے ،اس لیے اسے لسانیاتی مطالعہ ادب بھی کہتے ہیں۔یہ ادبی تنقید کو سائنسی اور معروضی بنانے کی کوشش ہے۔

کسی ادبی فن پارے کااسلوبیاتی مطالعہ وتجزیہ لسانیات کی مختلف سطحوں پر معروضی(Objective)، توضیحی اور غیر تاثراتی انداز میں کیا جاسکتا ہے اور ہر سطح پر اس ادبی فن پارے کے اسلوبی خصائص کا پتا لگایا جاسکتا ہے۔اس میں داخلیت (Subjectively)یا ذاتی پسند و نا پسند کو ہرگز کوئی دخل نہیں ہوتا۔لسانیات میں زبان کی چار سطحیں زیادہ اہم ہیں۔صوتیات،لفظیات ،نحویات اور معنیات۔پہلی سطح صوتیات (آوازوں کی تشکیل اور ان کی ترتیب و تنظیم)ہے۔دوسری سطح تشکیلیات(تشکیل و تعمیر الفاظ)اور تیسری سطح نحو (فقروں اور جملوں کی ترتیب) ہے۔لسانیات کی چوتھی سطح معنیات کہلاتی ہے، جس میں معنی سے بحث کی جاتی ہے۔اسلوبیاتی تنقید کا طریقہ کار کسی فن پارے کا لسانیاتی تجزیہ کے علاوہ اس کے اسلوبیاتی خصائص کا تعین بھی ہے۔

اسلوبیاتی تجزیے میں ان لسانی امتیازات کو نشان زد کیا جاتاہے،جن کی وجہ سے کسی فن پارے ،مصنف،شاعر،ہیئت،صنف یا عہد کی شناخت ممکن ہو۔یہ امتیازات کئی طرح کے ہو سکتے ہیں۔

صوتیاتی(آوازوں کے نظام سے جو امتیازات قائم ہوتے ہیں،ردیف وقوافی کی خصوسیات یا معکوسیت،ہکاریات یا غنائیت کے امتیازات یا مصمتوں اور مصمتوں کا تناسب وغیرہ)

۔لفظیاتی(خاص نوع کے الفاظ کا اضافی تواتر اور تناسب و تراکیب وغیرہ)

۔نحویاتی(کلمے کے اقسام میں سے کسی کا خصوصی استعمال،کلمے میں لفظوں کا دروبست وغیرہ)

۔بدیعی(بدیع و بیان کی امتیازی شکلیں،تشبیہ،استعارہ،کنایہ،تمثیل،علامات،امیجری وغیرہ)

۔عروضی امتیازات(اوزان،بحروں،زحافات وغیرہ کا خصوصی استعمال اور امتیازات)

اس طرح اسلوب کی سائنسی تشریح و توضیح کے لیے جمالیاتی تصورات اور اصولِ انتقاد دونوں کو پرکھنا ہو گا۔

Vol.6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

اسلوبیاتی تجزیے کا طریق:

ادبی متن کا اسلوبیاتی تجزیہ بنیادی طور پر ایک لسانی تجزیہ ہے، لیکن کسی ادبی متن کا محض لسانی تجزیہ یا لسانی وضاحت، ایسے اسلوبیات نہیں بناتی، جب تک کہ اس متن کے اسلوبی خصائص کی شناخت نہ کی جائے۔اسلوبی خصائص کی شناخت ادبی متن اسلوبیاتی تجزیہ کا مرکزی نکتہ ہے۔ اسلوبیاتی تجزیہ ادبی متن کی لسانی وضاحت سے شروع ہوتا ہے، جیسے صوتیاتی،صرفیاتی، نحوی اور معنوی۔ادبی متن کا اسلوبیاتی تجزیہ اسلوبی خصائص کی نشان دہی کے بعد مکمل ہوتا ہے۔

جہاں تک اسلوبیاتی مطالعہ اور تجزیہ کا تعلق ہے ادبی زبان میں اس کی مختلف لسانیاتی سطحیں ہیں۔اس طرح جب ہمیں کسی ادبی فن پارے کا تجزیہ کرنا ہو تو پہلے آواز کی سب سے چھوٹی اکائی صوتیہ کی سطح پر مطالعہ کریں گے اورزبان کے اندر مستعمل ادیب یا شاعر نے اپنی تخلیق میں مختلف قسم کی آوازوں کو برتتے وقت کن صوتیاتی آلات
(Phonological Devices)کا استعمال کیا ہے مثلاً ردیف و قوافی کی خصوصیات،مصمتوں اور مصوتوں کا تناسب،آوازوں کی تکرار وغیرہ۔

صوتی تجزیہ کے بعد اسلوبیات کی دوسری اکائی میں تشکیل الفاظ سے بحث کی جاتی ہے۔صرفیات کی اکائی مارفیم / تشکیلیہ ہے۔مارفیم کی مدد سے زبان کے اندر نئے الفاظ کی تخلیق ہوتی ہے۔مارفیم کی دو بڑی قسمیں ہوتی ہیں: آزاد مارفیم اور پابند مارفیم۔مثال کے طور پر لفظ "پھل فروش" کو لے لیجیے۔اس میں پہلا لفظ پھل آزاد مارفیم ہے جبکہ دوسرا لفظ فروش پابند مارفیم ہے۔دونوں کے اتصال سے ایک نیا لفظ پھل فروش بن جاتا ہے۔ اسلوبیات کی اس اکائی میں یہ بحث کرتے ہیں کہ شاعر یا ادیب نے کس نوعیت کے الفاظ استعمال کیے ہیں اوران سے اس کی تخلیق پر کیا اثر پڑا ہے۔ڈکشن کا استعمال شاعر یا ادیب کو ممتاز بناتا ہے۔

مارفیمی تجزیہ کے بعد اسلوبیات کی تیسری سطح نحو ہے۔جس میں ترتیب الفاظ، جملوں کی بناوٹ اور ساخت پر غور وفکر کیا جاتا ہے۔مختلف قسم کے جملوں کا استعمال تشکیل اسلوب کا ایک اہم حصہ ہے۔جملوں کی بہت سی قسمیں ہیں مثلا جملہ اسمیہ، جملہ استفہامیہ وغیرہ۔ڈکشن کی طرح خاص قسم کے جملے بھی ادیبوں اور شاعروں کے تشکیل اسلوب میں کارفرما ہوتے ہیں اور رفتہ رفتہ جملوں کا ایک خاص انداز ان کی پہچان بن جاتا ہے۔مثال کے طور پر:اردو کے مشہور شاعر مرزا اسد اللہ خاں غالب کے یہاں استفہامی جملوں کا خاص استعمال ملتا ہے، جیسے :

دل ناداں تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے

اگرچہ یہ شعر سوالیہ انداز لیے ہوئے ہے، لیکن یہاں اس سوال کا جواب قطعا مقصود نہیں بلکہ یہ ایک اسلوب ہے ؛جسے ادب میں استفہامیہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

زبان کے مطالعے کی آخری سطح معنیات کہلاتی ہے۔جس میں معانی کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ادب میں طرح طرح کے معنی بیان کیے جاتے ہیں۔شاعر اور ادیب اپنے خیالات و جذبات کا اظہار مختلف طریقوں سے کرتے ہیں۔کبھی یہ معانی راست ہوتے ہیں تو کبھی بین المتون پوشیدہ ہوتے ہیں ،جو قاری کی ذہنی ورزش کے طالب ہوتے ہیں۔اس طرح کے معا نی بالواسطہ (Indirect)طور پر ادا کیے جاتے ہیں۔بعض اوقات ایک ہی معنی کے مختلف رنگ (Shades) متعدد جملوں کے ذریعے بیان کیے جاتے ہیں۔اسی طرح بدیعی اورعروضی امتیازات کی نشان دہی کی جاتی ہے۔

اسلوبیاتی مطالعہ میں اب کمپیوٹر کا بھی استعمال ہونے لگا ہے۔کسی فن کار کی زبان کی ساخت،لفظیات اور تراکیب کا مطالعہ کمپیوٹیشنل متن کے ذریعے آسان ہوگیاہے۔کسی لکھاری کے لفظیات کی ترتیب اب کمپیوٹر کے ایک سافٹ ویئر الفاظ کی تعداد شماری (Word Frequency Count)کی مدد سے آسان ہوگئی ہے۔اگر کلیات غالب کمپیوٹر میں فیڈ (Feed) کر دیا جائے تو اس سافٹ ویئر کی مدد سے چند منٹ میں غالب کے لفظیات کی فرہنگ حاصل کی جا سکتی ہے۔

اردو میں لسانی مطالعے کی روایت:

Vol.6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

مطالعہ اسلوب کی روایت تاریخ اور تنقید کے ساتھ ساتھ چلتی ہے۔اردو میں اسلوب سے متعلق گفتگو قدیم بیاضوں،تذکروں،کتابوں کے مقدموں، کتب تواریخ و تنقید، رسائل می اور کتابوں میں تنقیدی مضامین میں ملتی ہے۔مشرقی تنقید بالعموم جمالیاتی، تاثراتی اور موضوعی تھی۔اگرچہ ان مباحث میں استدلال اور بصیرت موجود تھی ،لیکن انداز بالعموم غیر سائنسی اور غیر معروضی تھا۔اردو ادب کے قدیم مطالعہ اسلوب میں جن نامور علما و ادبا کے نام لیے جا سکتے ہیں،ان میں حاتم ،میر ، مصحفی،انشا،غالب،ناسخ،مومن،شبلی ،حالی ،سرسید،آزاد،عبدالسلام ندوی،امیر مینائی،حسرت موہانی اور مولوی عبدالحق خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔اس سے اگلے دور میں مسعود حن رضوی ادیب،احتشام حسین ،عبدالقادر سروری،ڈاکٹر عبادت بریلوی،آل احمد سرور،سید عبداللہ،خواجہ احمد فاروقی ،مجنوں گورکھپوری اور کلیم الدین احمد وغیرہ شامل ہیں۔

اردو کے قدیم مخطوطات کا لسانیاتی مطالعہ بھی کیا گیا ہے۔ان میں محی الدین قادری زور، عبدالقادر سروری، مسعود حسین خاں، گیان چند جین اور گوپی چند نارنگ کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔مخطوطات کی تدوین وترتیب کے وقت مقدمے میں شاعروں اور ادیبوں کی زبان وبیان کے لسانی پہلوئوں پر اظہار خیال کی اردو میں پرانی روایت ہے۔اس سلسلے میں مولوی عبدالحق، حسرت موہانی، احسن مارہروی، محی الدین قادری زور، عبدالقادر سروری، قاضی عبدالودود، امتیاز علی خاں عرشی، محمود شیرانی، مختار الدین آرزو، نذیر احمد، مالک رام، رشید حسن خاں، تنویر احمد علوی اور کمال احمد صدیقی کے علاوہ خورشید الاسلام (قائم)، مسعود حسین رضوی ادیب (فائز) محمد حسن (آبرو، سودا)، مسعود حسین خاں (قصہ مہر افروز ودلبر،جعفر زٹلی)، فضل الحق (شاکر ناجی) اور عبدالحق (حاتم) وغیرہ کے نام کافی اہمیت رکھتے ہیں۔

روایتی نقدِ اسلوب سے الگ اور منفرد راہ اختیار کرنے والوں میں محی الدین قادری زور ہیں،جن کے اندازِ نقد کو روایتی اور جدید اسلوب کے درمیان تصور کیا جاتا ہے۔انھو ں نے اپنی تصنیف"اردو کے اسا لیبِ بیاں، " میں پہلی بار اردو اسالیب کو ادوار کو تقسیم کر نے کے ساتھ ان کے فنی تجزیہ پیش کیا اور اردو ادب کے انشا پردازوں کے اسالیب کا انگریزی انشاپردازو ں کے ساتھ تقابلی جائزہ لیا اور مشترکات و مماثلات کو پیش کیا۔مثلاً مولانا عبدالحلیم شرر کو چرڈسن(Richardson)، خواجہ حسن نظامی کو ایڈیسن(Adison)،مہدی افادی کو سکن(Ruskin) اور محمد حسین آزاد کو کارلائل(Carlouel)کا درجہ دیا۔اس طرح تجزیہ،تقابل اور تنقید کی بنا پر نامور انشاپردازوں کے اسالیب تشکیلی عناصر کی نشان دہی کر کے سات مختلف حصوں(مرصع نگاری،سادہ نگاری،محاورہ بندی،انگریزیت،الہلالی اردو،ادبِ لطیف،مزاج نگاری اور گلابی اردو) میں تقسیم کیا ہے۔اس کام کے اثر سے اسلوب سے متعلق عملی تجزیے شروع ہوئے ، جو اس سے پہلے کم یاب تھے۔اس کے بعد پروفیس نثار احمد فاروقی نے اپنی تصنیف" دیدو دریافت" میں اسلوب کے مفہوم پر بحث کی اور اسلوب کو خیال اور الفاظ دو حصوں میں تقسیم کیا۔ان کے مطابق خیال کے ذیلی عناصر : اختصار،سلاست،صفائی،سادگی،قوتِاظہار،قوتِ ابلاغ،سنجیدگی،صوتی کیفیت،خوش آہنگی ،اعتماد،انا،شگفتگی اور الفاظ کے ذیلی عناصر:خطابت،زورِ بیاں،موسیقیت،ترصیع،ترکیب،کنایہ،استعارہ،تشبیہ و تمثیل، مبالغہ،وزن،ہم مخرج حروف اور آہنگ و صورت ہیں۔ان کے ہاں تاثرات اور عملی تنقیدی نمونوں کے ساتھ صوتی پہلو خالص لسانیات اور اسلوبیاتی انداز نظر آتا ہے۔ڈاکٹرسید عبداللہ نے "اشاراتِ تنقید" میں اسلوب کے مباحث میں کوئی ٹھوس تجزیہ سامنے نہیں آیا۔"طیفِ نثر" میں بھی مصنف کی شخصیت کو اسلوب کا عکس اور نقش قرار دیتے ہیں۔اپنی تصنیف "نئے اور پرانے سخن ور " کے حصہ دوم میں مختلف شعرا کے اسلوب کے عملی تجزیے کے وقت ان کا انداز تاثراتی ہے۔ڈاکٹر زور اور پروفیسر نثار فاروقی کے بعد اسلوب کی روایت میں سید عابد علی عابد کی تصنیف "اسلوب" اہم سنگِ میل ثابت ہوتی ہے۔ان کے بقول:" یہ تصنیف میری زندگی کے تجربات اور مطالعات کا نچوڑ ہے اور غالباً حاصلِ حیات ہے"[۵] ابواب بندی اور اسلوب کے موضوعات کا مرحلہ وار بیان ان کی ریاضت اور تن دہی کا غماز ہے۔یہ کتاب اپنے موضوع پر مدلل اور عملی تجزیوں سے مزین ہے۔سید عابد علی عابد اگرچہ مشرقی شعریات کے ماہر اور حامی تھے ،لیکن اس کتاب میں انھوں نے مشرق و مغرب کا فرق نہیں کیا اور علمی اور فکری زاویے کو مثبت انداز میں پیش کیا۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

تیسرے دور میں ڈاکٹر شوکت سبز واری،ڈاکٹر گیان چند جین،ڈاکٹر مسعود حسین خاں،شان الحق حقی،ڈاکٹر عبدالسلام،جابر علی سید ،سید قدرت نقوی،ڈکٹر سہیل بخاری اور وارث سرہندی ،پروفیسر مغنی تبسم ،ڈاکٹر گوپی چند نارنگ ،ڈاکٹر محمد حسن ،شمس الرحمن فاروقی ،ڈاکٹر نصیر احمد خاں،علی رفاد فتیحی ،طارق سعید،ڈاکٹر مرزا خلیل بیگ کے نام نمایاں ہیں۔

اسلوبیات کے موضوع پراہم تصانیف اور مضامین میں پروفیسر مسعود حسین خاں(شعروزبان،مختلف مضامین)، پروفیسر مغنی تبسم(فانی بد ایونی۔حیات،شخصیت اور شاعری)،ڈاکٹر گوپی چند نارنگ(اسلوبیاتِ میر،ادبی تنقید اور اسلوبیات)، خلیق اور نارنگ (کربل کتھا کا لسانی مطالعہ)،ڈاکٹر محمد حسن(مضمون:غالب کا شعری آہنگ)،شمس الرحمن فاروقی(شعر شور انگیز،شعر ، غیر شعر اور نثر،مطالعہ اسلوب کا ایک سبق)،ڈاکٹر نصیر احمد خاں(ادبی اسلوبیات)،علی رفاد فتیحی(اسلوبیاتی تنقید)،طارق سعید (اسلوب اور اسلوبیات)،ڈاکٹر مرزا خلیل بیگ(زبان اسلوب اور اسلوبیات،تنقید اور اسلوبیاتی تنقید)،اردو میں اسلوب اور اسلوبیات کے مباحث(مرتب: قاسم یعقوب) وغیرہ۔اردو متون کے اسلوبیاتی مطالعہ کے ضمن میں ڈاکٹر مسعود حسین خاں،ڈاکٹر گوپی چند نارنگ،ڈاکٹر مغنی تبسم،ڈاکٹر مرزا خلیل بیگ اور ڈاکٹر نصیر احمد خاں نے خا ص طور پر اردو ادب میں اسلوبیات کی روایت کو جدید تقاضوں کے قریب تر کر دیا ہے۔

پاک و ہند کی جامعات میں بھی مختلف شاعرون اور ادیبوں کے اسلوبیاتی مطالعے پر تحقیق کی جارہی ہے۔مثال کے طور پر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں پی ایچ۔ڈی مقالات "احمد فراز کی شاعری کا فنی اور اسلوبیاتی مطالعہ" (محمد افضل صفی)،کلامِ غالب کا لسانی و اسلوبیاتی مطالعہ(نبیلہ ازہر)،پاکستانی اردو نعت کا لسانی اور اسلوبیاتی مطالعہ(شوکت محمود شوکت)،نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو ئجز میں"پاکستان میں غیر افسانوی نثر کا اسلوبیاتی مطالعہ(رخشندہ مراد)" اور ہزارہ یونیورسٹی میں قرا ۃ العین حیدر کی ناول نگاری:اسلوبیاتی مطالعہ(عامر سہیل) وغیرہ۔

حوالہ جات

۱۔مظفر علی سید،فنِ ترجمہ کے اصولی مباحث مشمولہ اردوزبان میں ترجمے کے مسائل ازڈاکٹراعجازراہی(اسلام آباد:مقتدرہ قومی زبان،۱۹۸۶ء)ص ۳۳

۲۔The Little Book of the Cambridge English Corpus (کیمبرج: کیمبرج یونیورسٹی پریس)، مشمولہ http://www.cambridge.org/corpus،
تاریخ ملاحظہ:۱۷/ جولائی۲۰۲۳ء)

۳۔http://www.cambridge.org/corpusتاریخ ملاحظہ:۱۷/ جولائی۲۰۲۳ء)

۴۔ابوالاعجاز صدیقی(مرتب)، کشاف تنقیدی اصطلاحات(اسلام آباد:ادارہ فروغ قومی زبان،۲۰۱۸ء)ص ۲۶۔۲۷

۵۔حمیداحمد خاں،دیباچہ،اسلوب مصنفہ عابد علی عابد،سید (لاہور:سنگِ میل پبلی کیشنز، ء)ص

کتابیات

ابوالاعجاز صدیقی(مرتب)، کشاف تنقیدی اصطلاحات(اسلام آباد:ادارہ فروغ قومی زبان،۲۰۱۸ء)

حمیداحمد خاں،دیباچہ،اسلوب مصنفہ عابد علی عابد،سید (لاہور:سنگِ میل پبلی کیشنز، ء)

مظفر علی سید،فنِ ترجمہ کے اصولی مباحث مشمولہ اردوزبان میں ترجمے کے مسائل ازڈاکٹراعجازراہی(اسلام آباد:مقتدرہ قومی زبان،۱۹۸۶ء)

۲۔The Little Book of the Cambridge English Corpus (کیمبرج: کیمبرج یونیورسٹی پریس)، مشمولہ

http://www.cambridge.org/corpusتاریخ ملاحظہ:۱۷/ جولائی۲۰۲۳ء)

http://www.cambridge.org/corpusتاریخ ملاحظہ:۱۷/ جولائی۲۰۲۳ء)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

References

1.Muzaffar Ali Syed, The Fundamental Debates of the Art of Translation In Problems of Translation in Urdu Language by Dr. Ejaz Rahi (Islamabad: Muqtadira Qaumi Zaban, 1986) p.33

2.The Little Book of the Cambridge English Corpus (Cambridge: Cambridge University Press), content http://www.cambridge.org/corpus(viewed on: 17July, 2023)

3.http://www.cambridge.org/corpus(viewed on: 17July, 2023)

4.Abul Ijaz Siddiqui (edited), Kashafe Critical Terms (Islamabad: Institute of Development of National Language, 2018) pp. 26-27

5.Hameed Ahmad Khan, Preface, Style by Abid Ali Abid, Syed (Lahore: Sang-e-Mail Publications, 2001) p.6